www.wilayattimes.com
اشاعت کا دوسرا سال

ہفت روزہ
WILAYAT TIMES
ولایت ٹائمز
سرینگر

اللہ کی ولایت مومنین اور متقین پر ہے وہ انہیں تاریکی سے روشنی کی طرف نکال لاتا ہے

جلد:3☆شمارہ نمبر:21☆تاریخ:28 اگست تا 3 ستمبر 2017ء بمطابق 6 ذوالقعدۃ تا 12 ذوالحجۃ 1438ھ☆صفحات:8

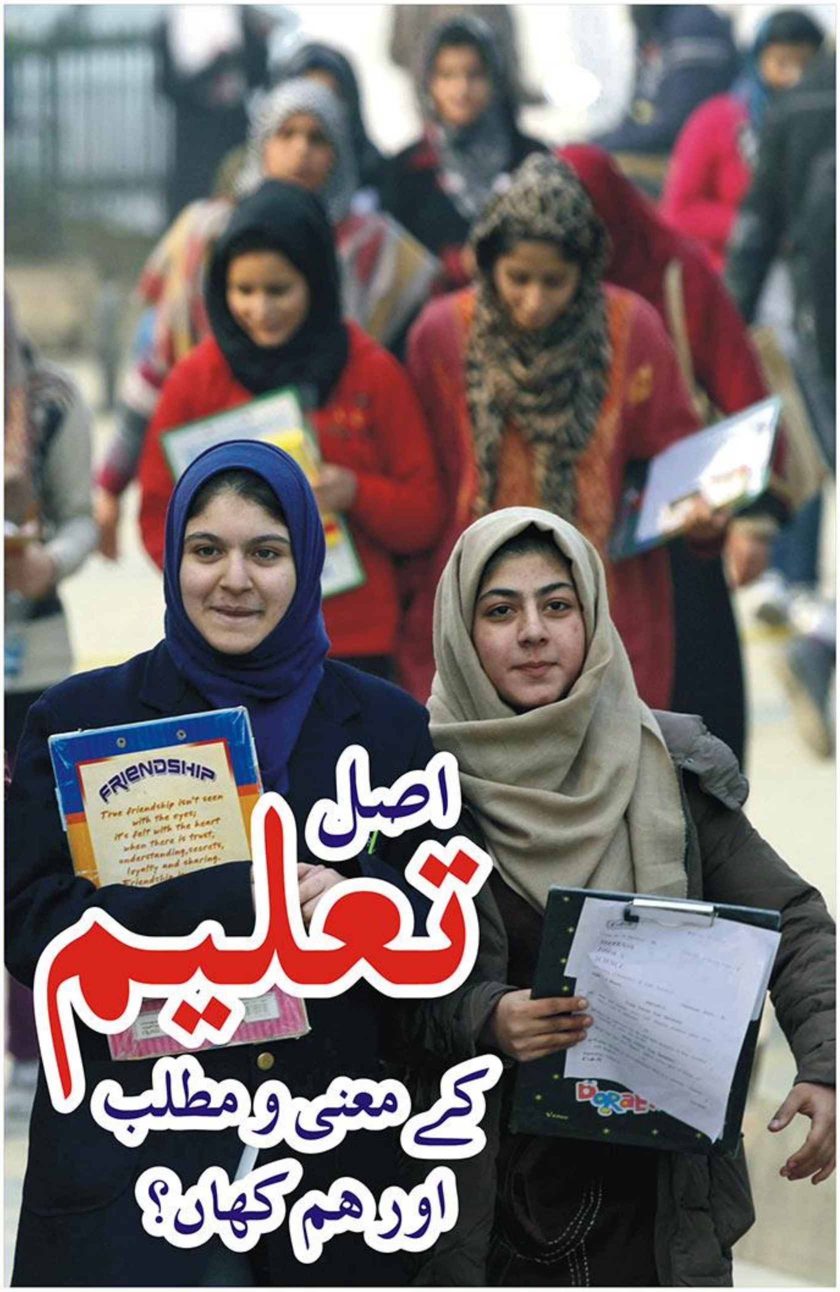

اصل تعلیم کے معنی و مطلب اور ہم کہاں؟

سیاست و عسکریت تحریک کے دو محاذ ۳

اسلام کی حقیقی تصویر کو مسخ کیا جا رہا ہے ۳

اپنی آپ ایک سرکار تھے؟ ۲

www.wilayattimes.com

دنیا کا سب سے بڑا قبرستان

وادی السلام کا رقبہ 1485.5 ایکڑ (6 مربع کلومیٹر) سے کچھ زیادہ ہے۔نجف شہر کی آبادی 14 لاکھ جبکہ وادی السلام میں قبروں کی تعداد 50 لاکھ سے بھی زیادہ ہے۔

بغداد/ ولایت ٹائمز ڈیسک/ دنیا کی ایسی کوئی جگہ نہیں جہاں قبرستان موجود نہ ہونے البتہ پاکستان میں مکلی کا تاریخی قبرستان بہت مشہور ہے لیکن عراق کے شہر نجف میں واقع ''وادی السلام'' نامی قبرستان کو دنیا کے سب سے بڑے قبرستان کا درجہ حاصل ہے۔قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ نجف شہر کی مجموعی آبادی صرف 14 لاکھ کے لگ بھگ ہے جس کے مقابلے میں وادی السلام قبرستان میں قبروں کی تعداد لگ بھگ 4 گنا زیادہ یعنی 50 لاکھ سے متجاوز ہے۔وادی السلام کا رقبہ 1485.5 ایکڑ (6 مربع کلومیٹر) سے کچھ زیادہ ہے جہاں روزانہ 150 سے 200 مردے دفنائے جاتے ہیں جبکہ ہر سال لاکھوں زائرین دنیا بھر سے اس کی زیارت کرنے بھی آتے ہیں۔ماضی میں یہاں روزانہ 80 سے 120 مُردے دفنائے جاتے تھے لیکن جب سے ''داعش'' نے سر اٹھانا شروع کیا ہے تب سے عراق میں دہشت گردی کی وارداتوں اور اس قبرستان میں روزانہ دفنائے جانے والے افراد کی تعداد میں بھی نمایاں اضافہ ہو چکا ہے۔یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ داعش سے لڑنے والے عراقی فوجی، محاذ پر جانے سے پہلے اس قبرستان میں بنی ہوئی ایک قبر پر حاضری دے کر منت مانگتے ہیں اور ساتھ ہی یہ وصیت بھی کر جاتے ہیں کہ اگر دورانِ جنگ وہ مارے جائیں تو انہیں یہیں دفن کیا جائے۔اس قبرستان میں سادہ اور کچی قبروں سے لے کر کتبوں، خطاطی اور خوبصورت نقوش سے آراستہ قبریں تک دیکھی جا سکتی ہیں۔وادی السلام سے نکالا جانے والا ایک خاص سفید پتھر ''دُرِ نجف'' کہلاتا ہے جسے نہایت عقیدت و احترام کے ساتھ انگوٹھی میں پہنا جاتا ہے۔

عبدالستار ایدھی اپنی آپ ایک سرکار تھے؟

ولایت ٹائمز ڈیسک رپورٹ

پاکستان کے عبدالستار ایدھی یکم جنوری 1928ء کو بانٹوا، گجرات۔بھارت میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد کا نام عبدالشکور ایدھی اور والدہ کا نام غربہ ایدھی ہے۔

1947ء: تقسیم ہند کے بعد ان کا خاندان بھارت سے ہجرت کر کے پاکستان آیا اور کراچی میں آباد ہوا۔1951ء: آپ نے اپنی جمع پونجی سے ایک چھوٹی سی دکان خریدی اور اسی دکان میں آپ نے ایک ڈاکٹر کی مدد سے چھوٹی سی ڈسپنسری کھولی جنہوں نے ان کو طبی امداد کی بنیادی باتیں سکھائیں۔1957ء: کراچی میں بہت بڑے پیمانے پر فلو کی وبا پھیلی جس پر ایدھی نے فوری طور پر ردعمل کیا۔انہوں نے شہر کے نواح میں خیمے لگوائے اور مفت مدافعتی ادویہ فراہم کیں۔مخیر حضرات نے انکی دل کھول کر مدد کی اور ان کے کاموں کو دیکھتے ہوئے باقی پاکستان نے بھی۔امدادی رقم سے انہوں نے وہ پوری عمارت خرید لی جہاں ڈسپنسری تھی اور وہاں ایک زچگی کے لیے سنٹر اور نرسوں کی تربیت کے لیے اسکول کھول لیا، اور یہی ایدھی فاؤنڈیشن کا آغاز تھا۔آنے والوں سالوں میں ایدھی فاؤنڈیشن پاکستان کے باقی علاقوں تک بھی پھیلتی گئی۔۔فلو کی وبا کے بعد ایک کاروباری شخصیت نے ایدھی کو کافی بڑی رقم کی امداد دی جس سے انہوں نے ایک ایمبولینس خریدی جس کو وہ خود چلاتے تھے۔ آج ایدھی فاؤنڈیشن کے پاس 600 سے زیادہ ایمبولینسیں ہیں۔1965ء: مرحوم ایدھی کی بلقیس خانم سے شادی ہوتی ہے۔بلقیس خانم ایدھی ڈسپنسری میں نرس کی حیثیت سے اپنے فرائض سرانجام دے رہی تھیں۔1980ء: ایدھی صاحب کو لبنان داخل ہوتے ہوئے اسرائیلی فورسز نے گرفتار کیا تھا۔1996ء میں انکی خودنوشت سوانح حیات شائع ہوئی۔1997ء: گینیز بک آف ورلڈ ریکارڈ کے مطابق ایدھی فاؤنڈیشن کی ایمبولینس سروس دنیا کی سب سے بڑی فلاحی ایمبولینس سروس ہے۔ایدھی بذات خود بغیر چھٹی کیے طویل ترین عرصہ تک کام کرنے کے عالمی ریکارڈ کے حامل ہیں۔2006ء: ایدھی صاحب کو کینیڈا میں گرفتار کیا گیا جو 16 گھنٹوں تک جاری رہی۔16 اگست 2006ء: بلقیس ایدھی اور کبریٰ ایدھی کی جانب سے ایدھی انٹرنیشنل ایمبولینس فاؤنڈیشن کے قیام کا اعلان کیا گیا۔جنوری 2008ء: امریکی حکام نے جان ایف کینیڈی ایئرپورٹ پر ایدھی صاحب کو 8 گھنٹوں کیلئے زیرحراست رکھا، پاسپورٹ اور دیگر دستاویزات ضبط کر لئے جب ان سے پوچھا گیا کہ متعدد بار انہیں زیر حراست میں کیوں رکھا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ ''میری داڑھی اور لباس کی وجہ سے''۔25 جون 2013ء: ایدھی صاحب گردوں کے مرض میں مبتلا ہوئے اور اعلان کیا گیا کہ ان کیلئے گردوں کی پیوند کاری کی ضرورت ہے۔8 جولائی 2016ء: گردوں کے فیل ہونے کی وجہ سے 88 سال کی عمر میں پاکستان کے شہر کراچہ میں رحلت کر گئے۔انہوں نے وفات سے قبل یہ وصیت کی تھی کہ ان کی دونوں آنکھیں اور دیگر اعضاء ضرورمندوں کو عطیہ کر دیے جائیں۔ایدھی اپنے پیچھے 2 بیٹے اور 2 بیٹیاں چھوڑ کر اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔

اصل تعلیم کے معنی و مطلب اور ہم کہاں؟

> تعلیم ایک انسان کو ظلمت کدے سے نکال کر روشنی کی دنیا میں لاتی ہے، تعلیم غیر انسانی اور غیر اخلاقی اقدارو اطوار کیلئے مثل نشتر ہے ، تعلیم درندگی ، جھالت، بد اخلاقی اور بد کرداری کی بیخ کنی کا بھترین ہتھیار ہے ۔ تعلیم ایک انسان کو معراج انسانی کراتی ہے ۔ اور ایک انسان کو انسانی خصائل سے آراستہ و پیراستہ کراتی ہے ، غرض کہ تعلیم انسان کو ایک ایسا انسان بناتی ہے کہ جس کو اشرف المخلوقات کے خطاب سے نوازا گیا ہے ۔

محمد افضل بٹ

تعلیم کی اہمیت و افادیت سے انکار کی کوئی گنجائش نہیں ہے، تعلیم پر ہی ایک معاشرے کی ہمہ گیر و ہمہ جہت تعمیر و ترقی کا انحصار ہے، لیکن تعلیم کا مقصد فقط حصول روزگار نہیں بلکہ انسان کو حقیقی معنوں میں انسان بنانا تعلیم کا بنیادی اور منتہائے مقصد ہے، تعلیم محض مختلف شعبہ ہائے حیات میں ترقی کا نام نہیں ہے بلکہ تعلیم انسان کے فہم وادراک، عقل وشعور کی بتدریج ترقی کا موثر ذریعہ ہے، تعلیم صرف بعض مضامین میں امتیازی مقام حاصل کرنے کا نام نہیں ہے بلکہ تعلیم اپنے ضمیر کی آواز پر لبیک کہنے اور اپنے وجود کے اندر پنہاں انسانی اور اخلاقی خصائل کو اجاگر کرنے کا نام ہے،۔

تعلیم ایک انسان کو ظلمت کدے سے نکال کر روشنی کی دنیا میں لاتی ہے، تعلیم غیر انسانی اور غیر اخلاقی اقدار واطوار کیلئے مثل نشتر ہے، تعلیم درندگی، جہالت، بداخلاقی اور بدکرداری کی بیخ کنی کا بہترین ہتھیار ہے۔ تعلیم ایک انسان کو معراج انسانی کراتی ہے۔ اور ایک انسان کو انسانی خصائل سے آراستہ وپیراستہ کراتی ہے، غرض کہ تعلیم انسان کو ایک ایسا انسان بناتی ہے کہ جس کو اشرف المخلوقات کے خطاب سے نوازا گیا ہے۔

عصر حاضر میں تعلیم کا کافی زور وشور ہے۔ ہر سو خواہ وہ شہر ہوں یا دیہات، تعلیم وتعلم کا خاصا چرچا ہے۔ اعلیٰ تعلیمی اداروں، یونیورسٹیوں، کالجوں، کی تعداد میں ہر سال خاطر خواہ اضافہ ہو رہا ہے، اور سرکاری ونجی سطح پر اسکولوں کی بہتات ہے۔ جن میں لاکھوں طلبا وطالبات تحصیل علم کرنے میں مشغول ہیں۔ اس کے علاوہ بیشمار کوچنگ سینٹروں، جو ہر گلی اور کوچے میں قائم ہیں، میں ہزاروں طالبات کا مزید تحصیل تعلیم کیلئے تانتا بندھا رہتا ہے، تاکہ اپنے پسندیدہ میدانوں میں بازی مار سکیں، اور سرکاری سطح پر بھی جملہ تعلیمی اداروں میں بہتر سے بہتر سیلیبس کی ترتیب وتدوین کی جاتی ہے طلبا جملہ علوم میں امتیازی شان حاصل کر سکیں۔ نیز طلبا کو عصری علوم سے کما حقہ بہرہ ور ہونے پر تمام تر وسائل بروئے کار لانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا جا رہا ہے۔ بہترین معالج، بہترین انجینئر، بہترین اساتذہ اور بہترین افسران کو تیار کرنے پر تمام تر توجہ مرکوز کی جارہی ہے۔ جو انتہائی خوش آئند بھی ہے اور معاشرے کی اہم ترین ضرورت بھی۔ لیکن ایک انسان کو صحیح معنوں میں انسان بنانے کا نہ ہی کوئی ادارہ ہے اور نہ ہی کوئی دوسرا بندوبست، مقام حسرت وافسوس ہے کہ نہ صرف ہمارے تعلیمی ادارے بلکہ والدین بھی اپنے بچوں کو بڑے بڑے ڈاکٹرس، انجینئرس، یا افسران بنانے پر دن رات ایک کرتے ہیں لیکن شاید ہی کوئی ایسا والد ہوگا جس کو اپنے بچے کو بہترین انسان بنانے کی فکر دامن گیر ہوگی، بڑے بڑے تعلیمی اداروں میں اپنے بچوں کا داخلہ کرنے کیلئے والدین سر توڑ کوشش کرتے ہیں، اپنی جمع پونجی صرف کرتے ہیں، اپنے تمام تر اثر ورسوخ کو بروئے کار لاتے ہیں، ان کی ایک اہم ذمہ داری بھی ہے، تاکہ اپنے بچے کو اعلیٰ تعلیم اور معیاری تعلیم سے آراستہ وپیراستہ کر سکیں لیکن ان کی اخلاقی وانسانی تربیت کیلئے نہ ہی کوئی خاص فکر کر رہے ہیں اور نہ کوئی خاصا انتظام کر کے پیسہ خرچ کرتے ہیں۔ ہمارا حال تو اب یہ ہے کہ ہم اپنے بچوں کو فر فر انگریزی یا اردو بولتے اور جدید لباس وحلیہ میں دیکھ کر فخر وانبساط محسوس کرتے ہیں، بلکہ اپنے بچے کو بڑے اسکول میں داخل کرانا اور اس کو اردو یا انگریزی میں بات کرانا اب ایک فیشن اور محلے اور معاشرے میں ایک وقار بن گیا ہے جبکہ سادگی اور اسلامی آداب کے مطابق اپنے بچوں کو سنوارنا کر شان سمجھا جاتا ہے۔

خیر ہمارے تعلیمی اداروں میں اخلاقی تعلیم وتربیت کے فقدان کا ہی نتیجہ ہے کہ ان اداروں سے ہر سال سینکڑوں کی تعداد میں اعلیٰ تعلیمی سندیں لیکر تو نکلتے ہیں لیکن شاید ہی کوئی اخلاقی اقدار سے سرشار ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ ہمارے معاشرے میں اس قدر تعلیم کے زور وشور کے باوجود نت نئے غیر اخلاقی مسائل پیدا ہو رہے ہیں ہر دن اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگوں کی طرف ایسے کارنامے اخباروں کی شہ سرخیاں بن جاتے ہیں کہ جنہیں پڑھ کر ہر ذی شعور انسان شرمسار ہو جاتا ہے۔ یہ تعلیم یافتہ افراد نہ صرف اپنے پیشوں کے ساتھ ناانصافی کرتے ہیں جیسے ڈیوٹی سے غیر حاضر ہوتے ہیں، رشوت لیکر احمد کی ٹوپی محمد کے سر پر رکھتے ہیں، ڈیوٹی اوقات کے دوران پرائیوٹ پریکٹس یا پرائیوٹ ٹیوشن کرتے ہیں بلکہ غیر اخلاقی کاموں کے تمام ریکارڈ توڑ کر اپنے ماتحت یا ہم پیشہ خواتین کے ساتھ دست درازی کرنے سے بھی گریز نہیں کرتے ہیں۔ کس قدر مقام حسرت ہے کہ ہماری اس پیر وار میں بھی دفتروں یا دوسری جگہوں پر خواتین کے ساتھ دست درازی کا گراف تشویش ناک حد تک بڑھ گیا ہے۔

حال ہی میں رتنی پورہ میں ایک بنک ملازم نے ایک کمسن طالبہ کے ساتھ زیادتی کی جس کی وجہ سے وہ کمسن طالبہ از جان ہوئی، اور گذشتہ ہفتہ ہی ادھم پور کے ڈپٹی کمشنر کی دو لڑکیوں کے ساتھ قابل اعتراض تصویریں وائرل ہوئیں، اور نہ جانے کتنے ان سے بھی زیادہ سنگین نوعیت کے واقعات وقوع پذیر ہو رہے ہوں گے جو منظر عام پر نہیں آ رہے ہوں گے، جنہیں ہماری مائیں، بہنیں چپ چاپ بدنامی یا کسی دوسری وجہ سے برداشت کر رہی ہوں گی۔

ان تشویش ناک حالات کی روشنی میں ضرورت اس بات کی ہے کہ تعلیمی اداروں میں اخلاقیات کو لازمی مضمون کے بطور پڑھایا جائے، اخلاقی تعلیم و تربیت کیلئے بھی دیگر مضامین کی طرح مخصوص کورسز اور نشستوں کا انتظام کیا جائے، اعلیٰ اخلاقی اقدار سے سرشار طلباء کو انعامات سے نوازا جائے، نوکریوں کے حصول کیلئے اخلاقیات کے بھی خاص پوئینٹس مقرر کیے جائیں اور والدین کی خاص طور پر ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے بچوں کی اخلاقی تربیت کیلئے بھی خاص طور پر متفکر رہیں، تب ممکن ہے کہ ہمارے معاشرے میں یہ رجحان کسی حد تک زوال پذیر ہو سکتا ہے۔

مقالہ نگار "ولایت ٹائمز" کے اسسٹنٹ ایڈیٹر اور پارس آباد بڈگام سے تعلق رکھتے ہیں.

سیاست و عسکریت تحریک کے دو محاذ

ذاکر موسی سوشل میڈیا تک محدود، تحریکیں و تنظیمیں سوشل میڈیا کے ذریعہ نہیں چلتی ھیں

جموں کشمیر میں جاری فوج کے آپریشن آل آوٹ، دفعہ 35A، جنگجوؤں کے پاس اسلحے کی کمی، کشمیر میں القاعدہ اور داعش کا وجود، مذاکرات اور عسکریت، حال ہی دبئی میں منعقدہ ایک کانفرنس کے دوران جنگجوئیت کو بند کردئے جانے کی تجویز اور اُنکو عالمی دھشت گرد قرار دئے جانے سے متعلق حزب المجاھدین کے سربراہ اور جنگجو تنظیموں کے اتحاد متحدہ جھاد کونسل کے سربراہ سید صلاح الدین احمد نے پاکستانی اخبار سٹیٹ نیوز کے مقصود منتظر اور دانش ارشاد کو ایک مفصل انٹرویو دیا ھے. "ولایت ٹائمز" نے "تفصیلات" کے حوالے سے نقل کیا ھے کہ قارئینِ کی خدمت میں پیش کرتے ھیں.

سوال: کیا حزب المجاہدین آج بھی 1990ء کی دہائی کی طرح مضبوط ہے؟

جواب: تحریک آزادی کشمیر کا ہراول دستہ حزب المجاہدین 90 کی دہائی سے زیادہ آج مضبوط اور متحرک ہے۔ پوری جہادی تحریک پہلے اتنی مظبوط نہیں تھی جتنی آج ہے۔ اس وقت جوانوں کی تعداد زیادہ تھی اور لوگوں کی ہمدردیاں ساتھ تھیں جبکہ آج پوری قوم کی نہ صرف کی حمایت ساتھ ہے بلکہ پورقوم عملاً مجاہدین کے ساتھ ہے۔ برہان مظفر وانی کے جاں بحق ہونے کے بعد سے لیکر اب تک عوام اپنی جان داو پر لگائے ہوئے ہے۔ عسکریت پسندوں کو بچانے کیلئے عام آدمی پتھر اٹھا کر مدد کر رہا ہے۔

سوال: حال ہی میں ایک انٹرویو کے دوران آپ نے کہا تھا کہ پاکستان عسکری محاذ پر دلچسپی نہیں رکھتا اگر ایسا ہے تو پھر عسکریت کا مستقبل کیا ہوگا؟

جواب: سب سے پہلے مسئلہ کشمیر کے حوالے سے پاکستان کی پوزیشن سمجھنے کی ضرورت ہے۔ پاکستان نے افغان جہاد کی مدد کی۔ فلسطینیون کی بھی اخلاقی مدد کر رہا ہے لیکن کشمیر کے مسئلہ میں وہ بنیادی فریق ہے اور عالمی برادری نے بھی پاکستان کو بحیثیت فریق تسلیم کیا ہے۔ بنیادی فریق ہونے کی حیثیت سے پاکستان اخلاقی، سفارتی اور قومی حوالے سے اس بات کا مکلف ہے کہ برسرِ پیکار کشمیریوں کی ہر سطح پر مدد کرے۔ سیاسی اور اخلاقی کے ساتھ فوجی مدد بھی کرے۔ لیکن بین الاقوامی پیچیدگیاں بھی درپیش ہیں۔ گذشتہ ستر برس نے ثابت کیا ہے اور پاکستان بھی جانتا ہے کہ مسئلہ کشمیر تیر بہدف کارروائیوں کے بغیر حل ہوتا نظر نہیں آتا۔ لہذا پاکستان کو تیر بہدف کارروائیوں کی بھرپور اسپورٹ کرنا ہوگی۔ ورنہ پاکستان کے پاس جو کشمیر کا حصہ ہے مودی کے اکھنڈ بھارت خواب کا حصہ بھی ہے۔ بی جے پی کئی بار کہہ چکی ہے کہ ہم اس حصہ کو آزاد کر کے اکھنڈ بھارت کے خواب کو شرمندہ تعبیر کرنے کا عوام کے ساتھ وعدہ کر چکے ہیں۔ لہذا اگر ہم یہ توقع رکھیں کے بھارت ٹیبل پر رکھ کر مسئلہ کشمیر کو حل کرے گا ایسا ممکن نہیں اس لئے جہاد ہی اس مسئلہ کا واحد حل ہے۔

سوال: اگر بیس کیمپ عسکری مدد سے ہاتھ کھینچ لیتا ہے تو اسلحہ کی فراہمی کیسے ممکن ہو گی؟

جواب: ہمارے بے شمار ذرائع ہیں جہاں سے ہتھیار حاصل کئے جاتے ہیں۔ خود بھارت اسلحہ کا بہت بڑا مارکیٹ ہے۔ جہاں سے ہمیں یہ سب مل جاتا ہے۔ بھارتی فوج کے بھی کچھ کرپٹ افسران سے ہم ہتھیار خریدتے ہیں۔ اب ہمارا جہاد اٹھائیس سال کا ہوگیا ہے ان اٹھائیس سالوں میں ہمارے افراد نے جنگی مہارت حاصل کر چکے ہیں۔ ہتھیار بنانا، استعمال کرنا خوب جانتے ہیں۔ فاضل مادہ موجود ہوتا ہے اس سے استفادہ حاصل کرتے ہیں۔

سوال: محبوبہ مفتی نے حال ہی میں ایک مجاہد کو بنیاد بنا کر بتایا کہ وہ اسلحہ کی کمی کا شکار ہیں؟

جواب: محبوبہ جو بھی کہے گی بھارتی سرکار کی زبان ہوگی انکی مجبوری ہے۔ بھارتی آقاؤں کو خوش کرنے اور فوج کے گرتے حوصلوں کیلئے ایسا کہہ رہی ہے۔ اگر جاں بحق ہونے والے یاور کے پاس پسٹل تھا تو اس کا قطعاً یہ مطلب نہیں کہ ہمارے جوان اسلحہ کی کمی کا شکار ہیں۔ ممکن ہے وہ کسی ایسے کام پر باہر نکلا ہوں جہاں بڑے ہتھیار لے جانا ضروری نہ سمجھا ہو۔ محمود غزنوی اور ان کے جاں بحق ہونے والے ساتھیوں نے سولہ گھنٹے مقابلہ کیا جس سے واضح ہوتا ہے کہ ان کے پاس بڑی تعداد میں ہتھیار ہیں۔ جوانوں کو تربیت کی کمی ہے نہ ہتھیار کی۔

سوال: محمود غزنوی کے بعد حزب المجاہدین کا مستقبل کیا ہے اور کیا حزب قیادت کے فقدان کا شکار تو نہیں ہوگئی؟

جواب: ایسا کچھ نہیں، یہ سلسلہ 28 سال سے جاری ہے۔ چیف کمانڈر، کمپنی کمانڈر، بٹالین کمانڈر کی بڑی تعداد جاں بحق ہوئے تاہم آج تک ہمیں کمانڈ کی کمی محسوس نہیں ہوئی۔ ابھی محمود غزنوی جاں بحق ہوئے ہی تھے کہ محمد بن قاسم نے چارج سنبھال لیا۔ برہان کے بعد محمود غزنوی سامنے آئے تھے۔ بھارت کے کئی آرمی چیف اس حسرت کے ساتھ دنیا چھوڑ گئے کہ مسلح تحریک ختم ہو جائے لیکن جہاد آج بھی جاری ہے اور معرکے بھی ہو رہے ہیں۔

سوال: روزانہ کی بنیاد پر کشمیر میں شہادتیں ہو رہی ہیں۔ "آپریشن آل آوٹ" جاری ہے۔ اس سے نمٹنے کیلئے آپکی کیا حکمت عملی ہے؟

جواب: میں یہ اعتراف کرتا ہوں کہ رواں سال میں ہمیں بہت نقصان اٹھانا پڑا جس کے کئی اسباب ہیں۔ پہلا سبب جوانوں کی اپنی بے احتیاطی، موبائل اور کمیونکیشن کے دیگر ذرائع کا غیر محتاط استعمال۔ دوسری بات اس میں کوئی شک نہیں کہ وہاں مخبروں کا بڑا نیٹ ورک ہے ہندوستان تحریک کو ختم کرنے کیلئے خزانے پانی کی طرح بہا رہا ہے۔

برہان وانی اور دیگر افراد کی سرگرمیاں سوشل میڈیا پر آنے لگیں تو بھارتی فوج پر سوالیہ نشان آنے لگے کہ ساڑھے سات لاکھ فوج کس مرض کی دوا ہے۔ جس کے بعد بھارتی فوج نے مخصوص علاقے پر توجہ دی کارروائیاں شروع کی۔ ہم ہدایت دے چکے ہیں کہ سوشل میڈیا اور دیگر کمیونیکشن کے استعمال کے دوران احتیاطی تدابیر اختیار کی جائیں۔

سوال: جو پے در پے جھڑپیں اور ہلاکتیں ہو رہی ہیں کیا حزب اندرونی خلفشار کا شکار تو نہیں ہے؟

جواب: نہیں! ایسا بالکل نہیں ہے۔ ہاں نوے کی دہائی میں انڈین ایجنسیز نے عسکریت پسندوں کو آپس میں لڑانے کی کئی کوششیں کی تاہم جہاد کونسل کے قیام کے بعد تمام سازشوں پر قابو پا لیا گیا۔ اس وقت تمام تنظیمیں متحد ہیں اور آپس میں اشتراک رکھتی ہیں۔

سوال: ذاکر موسی خود کو القاعدہ کا کمانڈر کہتے ہیں۔ اس سے تحریک کشمیر کو کیا نقصان ہوسکتا ہے؟ کہیں یہ عالمی دہشتگردی کو کشمیر میں لانے کی سازش تو نہیں ہے؟

جواب: ذاکر موسی ہمارے ترال یونٹ سے وابستہ تھے اچانک ان کا حریت قیادت کے خلاف بیان آگیا تاہم ہم نے فوراً بیان کو مسترد کیا۔ حریت قائدین ہمارے لئے محترم ہیں اور ہمیں ان پر اعتماد ہے۔ یہ ذاکر کا ذاتی خیال ہے اسے بیان واپس لینا چاہئے۔ ہماری رپورٹ کے مطابق کچھ لوگ بیخ پا ہیں کہ برہان وانی کے جاں بحق ہونے کے بعد جیوے جیوے پاکستان اور ہلالی پرچم لہرانے کی رسم کیوں چلی ہے۔ اس سے کئی قوتیں بوکھلاہٹ کا شکار ہوگئی ہیں۔ ہمیں معلوم ہے کہ ذاکر کو بتایا جاتا ہے کہ جہاد خالص اللہ کیلئے ہے اور ذاکر اب عالمی جہاد کے قائل ہیں۔ (انہیں بتایا جاتا ہے) اگر اس میں پاکستان کا نام آتا ہے تو پھر یہ جہاد فی سبیل اللہ نہیں رہتا۔ یہ نئی فکر وہاں (جموں کشمیر میں) لائی جا رہی ہے۔ یہ بتانا بھی ضروری ہے کہ کچھ لوگ موسی کا نام لیکر اپنی سوچ مسلط کرنا چاہتے ہیں۔ اس سارے کھیل کا مقصد یہ ہے کہ انڈیا عالمی سطح پر کشمیر کی تحریک کو دہشتگردی سے تعبیر کر سکے۔ حالانکہ یہ حقیقت ہے کہ ہماری تحریک مقامی ہے اور اس کی قیادت مقامی لوگ کر رہے ہے۔ جبکہ انڈیا یہ باور کروانا چاہتا ہے کہ کشمیر میں القاعدہ اور داعش جیسی عالمی تنظیمیں ہیں۔ ذاکر موسی اور انکے نام سے جڑی تحریک صرف سوشل میڈیا پر ہے۔ سوشل میڈیا کی اہمیت اپنی جگہ لیکن تنظیمیں اور تحریکیں سوشل میڈیا پر نہیں چلتی ہیں۔

سوال: کشمیر میں غیر مقامی تنظیموں (لشکر طیبہ اور جیش محمد) کی کارروائیوں پر ہندوستان پروپیگنڈہ کرتا ہے کہ یہ تحریک مقامی نہیں۔ کیا ان کی کارروائیوں سے تحریک اور مقامی تنظیموں اثرات مرتب نہیں ہوتے؟

جواب: میرا خیال ہے کہ جیش اور لشکر پر عالمی کالعدم یا غیر قانونی ہیں یہ کہنا کہ یہ پاکستانی تنظیمیں ہیں جو کشمیر میں کام کر رہی ہیں یہ سوچ درست نہیں ہے۔

جاری صفحہ 6 پر

جب سے انڈیا قابض ہے وہاں کے لوگوں پر مظالم ڈھا رہا ہے اس ظلم سے تنگ آ کر لاکھوں لوگوں نے کشمیر سے ہجرت کی ہے۔ اس وقت کشمیر الاصل اور کشمیری النسل 65 لاکھ لوگ پاکستان میں رہ رہے ہیں۔ کشمیر سے آیا ہوا مہاجر جس کا گھر، خاندان اور قبیلہ وہاں پر ہے یہاں آنے سے غیر کشمیری کیسے ہوسکتا ہے؟ وہ کشمیری ہی ہے اور اس کی سب سے بڑی مثال میں "صلاح الدین" خود ہوں۔ ہر کشمیری جو یہاں ہے ذہنی یا جسمانی طور پر تحریک میں حصہ لے سکتا ہے۔ اس طرح لشکر طیبہ اور جیش کو غیر کشمیری کہنا زمینی حقائق کے برعکس ہے کیونکہ یہاں سے کشمیری ہی جاتے ہیں۔ بھارت واویلا کر رہا ہے کہ پاکستان مداخلت کر رہا ہے ہندوستان بتائے کہ برہان کے بعد ابھی تک 190 جاں بحق ہونے والوں، بیس ہزار زخمیوں اور پندرہ سو بینائی سے محروم ہونے والوں میں کتنے پاکستانی ہیں۔

سید صلاح الدین نے سوال اٹھایا کہ جو لوگ جیلوں میں ہیں ان میں کتنے پاکستانی ہیں جو قیادت پابند سلاسل ہے اس میں کتنے پاکستانی ہیں۔ یہ محض پروپیگنڈہ ہے جس سے بھارت عالمی تاثر دینے کی کوشش کر رہا ہے کہ یہ مقامی تحریک نہیں ہے۔ یہ ہمالیہ سے بڑا جھوٹ ہے۔

سوال: اگر مذاکرات شروع ہوئے تو کیا آپ حمایت کریں گے؟ اور کیا آپ سیز فائر کے چانسز ہیں جیسے مشرف دور میں ہوا تھا؟

جواب: حزب المجاہدین نے کبھی سیز فائر نہیں کیا۔ ہاں ایک فیلڈ کمانڈر نے قیادت کی حکم عدولی/ اعتماد میں لئے بغیر سیز فائر کر گیا تھا جسے فوراً واپس لے لیا تھا۔ دوسری بات ہم کبھی مذاکرات کے مخالف نہیں ہیں لیکن ہماری شرط ہے کہ مذاکرات کشمیر کے کور ایشو پر ہوں اور کشمیریوں کو فریق کے طور پر شامل کیا جائے (یعنی سہ فریقی مذاکرات ہوں۔)۔ جسمیں پاکستان، انڈیا اور کشمیری قیادت بیک وقت ٹیبل پر ہوں۔ یہ مسئلہ سہ فریقی ہے دو فریقی نہیں ہے۔ مذاکرات کو سرکریک یا سیاہ چن پر نہ ٹالا جائے۔ آج تک پاک بھارت مذاکرات کے 155 دور ہو چکے ہیں لیکن بھارت نے کشمیریوں کو فریق کے طور پر تسلیم نہیں کیا۔ دعویٰ کے ساتھ کہتا ہوں بھارت اس مسئلہ کو کبھی بھی سہ فریقی ماننے کیلئے تیار نہیں ہوگا۔ کبھی وہ حریت سے بات کر کے یہ تاثر دینے کی کوشش کرتا ہے کہ یہ بھارت کا اندرونی مسئلہ ہے اور کبھی کشمیریوں کو بائی پاس کر کے پاکستان بات چیت کر کے یہ باور کروانا چاہتا ہے کہ یہ پاکستان اور بھارت کے درمیان سیاسی تنازع ہے۔ اسی لئے ہم سمجھتے ہیں کہ مذاکرات وقت کے ضیاع کے سوا کچھ نہیں ہے۔

سوال: آپکی نظر میں مسئلہ کشمیر کا حل کیا ہے؟

جواب: میری نظر میں مسئلہ کا بہترین حل وہی ہے جو کشمیری عوام کو قبول ہو۔ مسئلہ کشمیر 1.5 کروڑ لوگوں کے مستقبل کا مسئلہ ہے جسے اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق حل ہونا چاہئیے یا اقوام متحدہ کی نگرانی میں کوئی حل ہونا چاہئیے۔ یہاں میں یہ واضح کرنا چاہوں گا کہ تقسیم کشمیر کسی صورت قبول نہیں ہے اور نہ ہی کوئی اندرونی خودمختاری کا لولی پاپ یا مشرف فارمولے جیسے حل منظور ہے۔

سوال: بھارت کا ماننا ہے کہ شملہ معاہدہ کے بعد کشمیر دو ملکی تنازعہ رہ گیا ہے۔ اس پر آپ کی کیا رائے ہے؟

جواب: یہ درست ہے کہ شملہ معاہدہ نے کشمیر کاز کو نقصان پہنچایا۔ اس وقت کی قیادت نے یہ معاہدہ کر کے حماقت کی۔ تاہم ایسے دو طرفہ معاہدے اقوام متحدہ کی قراردادوں کی اہمیت ختم نہیں کر سکتے۔ اقوام متحدہ کی 18 قراردادوں نے کشمیریوں کو مستقبل کا تعین کرنے کا حق دیا ہے۔ کوئی دو ملکی معاہدہ یا مذاکرات ان قراردادوں کو غیر موثر نہیں کر سکتا۔

سوال: کیا آپکے پاس بندوق کے علاوہ کوئی روڈ میپ ہے؟

جواب: جی ہمارے پاس بیسیوں راستے ہیں لیکن بھارت صرف بندوق کی زبان سمجھتا ہے۔ ہم نے بیالیس سال تک سیاسی و جمہوری جدوجہد کی۔ جسکو بھارت ختم کرنے کیلئے کئی حربے استعمال کئے جس کے بعد "تنگ آمد بجنگ آمد" کشمیریوں نے بندوق اٹھائی۔ انڈیا اٹوٹ انگ کا رٹ لگائے ہوئے ہے۔ پہلے بھارت کشمیر کی متنازع حیثیت کو تسلیم کرے اس کے بعد کچھ اور سوچا جا سکتا ہے۔

سوال: یہ تاثر پایا جاتا ہے کہ مسلح تحریک کشمیر کے جنوبی حصے میں ہے تو کیا یہ درست ہے؟

جواب: ایسا بالکل نہیں ہے! اگر جنوب میں تحریک زوروں پر ہے تو دوسری طرف شمال میں بھی کارروائیاں جاری ہیں۔ چند ہفتوں کے دوران ہونے والی کارروائیاں اس کا عکاس ہیں۔

سوال: حافظ سعید نے سیاسی جماعت بنائی ہے، مذہبی بیانیہ تبدیل ہو رہا ہے۔ ایسے میں آپ مسلح تحریک کا کیا مستقبل دیکھتے ہیں؟

جواب: ملی مسلم لیگ کے قیام کا فیصلہ حافظ سعید نے کیوں کیا اس بارے میں میں کچھ نہیں جانتا تاہم حافظ سعید ابھی بھی کشمیر کاز کے بڑے حامی ہیں۔ پاکستان کے اندر جماعت اسلامی اور جماعت الدعوۃ کھل کر مسئلہ کشمیر کی حمایت کرتے ہیں باقیوں کو اللہ نے توفیق نہیں دی۔ جب کوئی عالمی ہنگامہ برپا ہوتا ہے تو کچھ لوگ ایک بیان جاری کرے ہیں۔

سوال: ڈیموگرافی تبدیل کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ آرٹیکل 35A، 370 پر عدالتی وار ہو رہے ہیں۔ کہیں یہ ہندو اکثریت لانے کے بعد رائے شماری کروانے کی سازش تو نہیں ہے؟

جواب: میں اس بات سے اتفاق کرتا ہوں۔ بھارت کے مقاصد واضح ہیں لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ پاکستان کے ارباب اختیار اور یہاں کے ادارے بالخصوص وزارت خارجہ اس حوالے سے غفلت کا مظاہرہ کر رہے ہیں یا نان سیریس ہیں۔ پاکستان کو چاہئیے کہ عالمی اداروں کے دروازے کھٹکھٹائیں۔ چونکہ بھارت منظم منصوبے اور طریقے سے کشمیر کی مسلم اکثریت کو اقلیت میں تبدیل کرنا چاہتا ہے حتیٰ کہ مودی سرکار نے آتے ہی ایسے عزائم کا اظہار کیا تھا۔ یاد رہے کہ کشمیر سے پنڈتوں کو مسلمانوں نے نہیں بلکہ جگموہن کی سازش میں آ کر خود بھاگے تھے۔ اب انہی پنڈتوں کو پنڈت کمپوزٹ کالونیز کے نام پر بسایا جا رہا ہے اور وہ اپنے ساتھ دیگر ہندوؤں کو لا رہے ہیں تاکہ ہندوؤں کی آبادی بڑھ سکے۔ دوسرا شرنارتھیوں کو مستقل شہریت دینا چاہتا ہے۔ تیسرا سینک کالونیوں کا قیام لایا جا رہا ہے۔ یہ اسرائیلی طرز پر غیر ریاستیوں کو کشمیر میں بسانے کی سازش ہے۔ اس کے علاوہ جموں کے سرحدی علاقوں میں فارسٹ ایوی کیشن کے نام پر مسلمانوں کو نکالا جا رہا ہے ہندوؤں کو بسایا جا رہا ہے۔ مسلمان دربدر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔ گذشتہ مردم شماری میں بھی اعداد و شمار تبدیل کر کے مسلمانوں کی آبادی کم بتائی گئی۔ یہ سب کام ڈیموگرافی تبدیل کرنے کیلئے کئے گئے۔ اب خصوصی حیثیت پر عدالتی یلغار بھی کی جا رہی ہے۔ کشمیر کی خصوصی حیثیت پر حملوں کیلئے مین سٹریم سیاستدان بھی آلہ کار بنتے رہے۔ ایسے اقدامات اس لئے کر رہا ہے کہ اگر کشمیر میں عالمی دباؤ سکاٹ لینڈ کی

طرح رائے شماری ہو بھی جائے تو اس کے نتائج ہندوستان کے حق میں ہوں۔

سوال: 1947ء سے آج تک پاکستان کی کشمیر پالیسی کیسے دیکھتے ہیں؟

جواب: پاکستان کی کشمیر پالیسی میں تسلسل نہیں ہے۔ کبھی رائے، کبھی چار نکاتی اور کبھی کوئی فارمولا آ جاتا ہے۔ جس وجہ سے مسئلہ کشمیر اور تحریک آزادی کو ناقابل تلافی نقصان ہوا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ بنیادی موقف پر قائم رہتے ہوئے کشمیر کے عوام کو اپنے مستقبل کے تعین کا حق دیا جائے۔ جو اُن کے ساتھ وعدہ کیا گیا ہے اور جسے حق خودارادیت سے یاد کیا جاتا ہے اور جب تک بھارت اس کیلئے تیار نہیں ہوتا جدوجہد جاری رہے گی۔

سوال: ڈیموگرافی تبدیلی کے علاوہ کشمیر میں ایک بڑا مسئلہ نوجوانوں میں منشیات کے بڑھتے رجحان کا سامنے آ رہا ہے اور جس کو آر پار تجارت سے بھی جوڑا جا رہا ہے۔

جواب: یہ دشمن کا آخری حربہ ہے۔ جب سامراج حریت پسند عوام کو خریدنے میں ناکام ہو جاتا ہے تو وہ منشیات کو بطور ہتھیار استعمال کرتا ہے۔ تہذیبی جارحیت اور منشیات کے فروغ سے بھارت نوجوانوں کے دلوں سے جذبہ حریت نکالنے کے منصوبے پر کاربند ہے۔ بھارتی فوج اور ایجنسیز نے نشہ آور ادویات اور سکس سکینڈل عام کرنے کیلئے وسائل کا بے دریغ استعمال کیا۔ جہاد کونسل اس جارحیت کو آٹھ لاکھ فوج سے زیادہ خطرناک تصور کرتی ہے۔

ہمیں اس بات پر افسوس ہے اور ارباب اختیار سے بھی کہا ہے کہ آر پار تجارت سے بھی ایسی سرگرمیاں کی جا رہی ہیں۔ ہم خبردار کرتے ہیں کہ اگر ایسا ہو رہا ہے تو یہ تجارت نہیں رہے گی اور جو بھی اس میں ملوث پایا گیا خواہ وہ پاکستانی ہو یا کشمیری اس کو گولیوں سے چھلنی کیا جائے گا۔ ایسا کرنے والے وطن عزیز کا دشمن ہے۔ عوام سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس گھناؤنے کھیل کا توڑ کر کے نوجوان نسل کو بچائیں۔ اس کیلئے عوامی اور آگہی مہم بھی شروع کی جائے۔

سوال: آزاد کشمیر حکومت کو تحریک کیلئے کیا کردار ادا کرنا چاہئیے؟

جواب: آزاد کشمیر قربانیوں کی بدولت آزاد ہوا ہے اور ریاست کا حصہ ہے اسے بیس کیمپ کا کردار ادا کرتے ہوئے تحریک آزادی کی پشت بانی کرنی چاہئیے۔ یہاں کی حکومت کو چاہئیے کہ وہ کشمیر کے شہداء کے ورثا، اسیران کشمیر کے اہلخانہ اور آزاد کشمیر میں آباد مہاجرین کا خیال رکھیں۔ ساتھ ہی ساتھ عالمی سطح پر جہاں بھی موقع ملے تحریک کشمیر اجاگر کریں۔

سوال: حال ہی دبئی میں ہونے والی کشمیر کانفرنس میں عسکریت کے خاتمے کی تجاویز آئی ہیں۔ کانفرنس میں تحریک سے منسلک لوگ بھی شامل تھے۔ اس پر کیا کہیں گے؟

جواب: کشمیریوں نے آلو پیاز کی تجارت کیلئے قربانیاں دیں نہ ہی تقسیم کشمیر کیلئے۔ دبئی میں ہونے والی کانفرنس میں جو لوگ تھے وہ پے رول پر کام کر رہے ہیں اور ایسی کانفرنسیں فضول مشق اور پیسے بٹورنے کی مشق کے سوا کچھ نہیں ہے۔ مجھے ان لوگوں پر شدید افسوس ہے کہ جو تحریکی حلقوں میں رہے ہیں لیکن پوری مجلس میں مذمت کے دو بول بھی نہ بول سکے۔ ہم تنگ نظر ہیں نہ ہی بندوق کا شوق ہے لیکن کشمیر کی آزادی کیلئے آخری حد تک جا سکتے ہیں۔ جب یہ کانفرنس ہو رہی تھی کشمیر میں قیامت ٹوٹ رہی تھی۔ وادی میں کئی جنازے بیک وقت اٹھ رہے تھے اور اسی دوران یہ لوگ تحریک کی پیٹھ میں چھرا گھونپ رہے تھے۔ ہم مذاکرات کے خلاف نہیں اور نہ ہی تحریک کو طول دینے کا سوچ سکتے ہیں لیکن جب ہماری نوجوان نسل کو تہ تیغ کیا جا رہا ہو تو ہم کیسے خاموش رہ سکتے ہیں میرا دل افسردہ ہے اور انتہائی افسوس ہے کہ دبئی میں ہونے والی کانفرنس میں شریک لوگوں کے ہونٹ کس نے سی رکھے تھے۔ ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ انکو کس نے یہ حق دیا ہے کہ وہ تحریک کے خلاف قرار دادیں یا اعلامیہ جاری کریں۔ ایک طرف بھارتی حکومت کشمیری قیادت کو ختم کرنے کے درپے ہے۔ سید علی گیلانی ایک عرصہ سے نظر بند، مسرت عالم پابند سلاسل، آسیہ اندرابی دمہ کی مریض ہوتے ہوئے قید، شبیر شاہ گندے نالے کے کنارے عقوبت خانے میں بند رکھا ہے یہ صورتحال تشویش ناک ہے دوسری طرف ایسی کانفرنسیں تحریک کے خلاف سازش ہیں۔

سوال: امریکہ نے آپکو گلوبل دہشتگرد جبکہ حزب المجاہدین کو دہشتگرد تنظیم قرار دیا۔ ایسا کیوں ہوا اور اس حوالے سے مستقبل کا لائحہ عمل کیا ہوگا اور کیا بھارت کی سفارتی کامیابی تصور کی جائے گی؟

جواب: پاکستان کی سفارت کاری تو کمزور ہے ہی لیکن بھارت بھی آگے نہ بڑھ سکا۔ مسئلہ یہ ہے کہ جب سے ٹرمپ امریکہ کا صدر بنا ہے اس نے کئی حماقتیں کیں۔ خود امریکی عدالتوں نے بھی اس کے کئی اقدامات کالعدم قرار دئے اور عوام بھی ناخوش ہیں۔ مجھے دہشتگرد قرار دینے کا اقدام مودی کو خوش کرنے کیلئے کیا۔ انہوں نے دنیا کو بتایا کہ وہ انڈیا کے اسٹریٹیجک پارٹنر ہیں اور ہندوستان کے ساتھ کھڑے ہیں۔ امریکی قانون کے مطابق گلوبل ٹیررسٹ وہ ہے جس سے امریکی قومی سلامتی کو خطرہ ہو۔ مجھے بتایا جائے سید صلاح الدین اور حزب المجاہدین سے امریکہ کو کیا خطرہ ہے؟ دوسری بات کہ اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے جو اسباب لکھے ہیں کیا ان کی وجہ سے کسی طور پر امریکی سرحدوں یا ان کی خارجہ پالیسی کو کوئی خطرہ ہے؟ امریکہ کے اس اقدام پر عالمی میڈیا نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا تھا کہ "it was backkickdiplomatic"۔ باقی میں اپنا کام اعلانیہ کرتا ہوں۔ اس اقدام سے تحریک کو نقصان نہیں بلکہ فائدہ ہوا۔

سوال: اگر مسئلہ کشمیر پرامن حل ہوتا ہے تو کیا آپ سیاست میں آئیں گے؟

جواب: میں تو سیاست میں ہی ہوں۔ سیاست اور عسکریت کو جدا نہیں سمجھتا۔ یہ ایک ہی تحریک کے مختلف محاذ ہیں۔ گلبدین حکمت یار افغانستان میں سیاسی قائد بھی تھے اور عسکری راہنما بھی تھے۔ ہم بھی سید علی گیلانی اور حریت قائدین کی مکمل حمایت کرتے ہیں اور اگر میری وجہ سے تحریک کو فائدہ ہوتا ہے تو اس میں کیا حرج ہے۔ لیکن یہ خیال کہ عسکریت کو چھوڑ کر سیاست کروں "خیال است محال است"۔

(ولایت ٹائمز ڈاٹ کام) بشکریہ تفصیلات میڈیا

Feminism:Women are not commodities

As Ayatollah Seyyed Ali Khamenei, Leader of the Islamic Revolution said:

"Men and women are no different when it comes to ascendance of spiritual positions, the power of leadership, and the capability to lead humankind.

By Catherine Shakdam

Hat makers must have seen their bottom lines explode this Sunday … I'm just wondering how many neoliberals and hardline feminists are eating their hats right now over Ayatollah Ali Khamenei's latest comments on women, and women's role within society.

For all the many experts, commentators and otherwise labelled pundits to have hurled scathing criticism at the Islamic Republic of Iran and its Leadership, on account it is backward in thinking, Ayatollah Khamenei's discourse on equality, and the manipulation that is uber-gender equality must have thrown a serious spanner in the work.

While I will not pretend to have anything to add to Ayatollah Khamenei's comments, all most of us can do is quietly nod in acceptance and learn our place somewhere down the intellectual food chain, I will attempt - emphasis on attempt, to offer some context to the subject.

Why the long disclaimer? Well … I would not want well-to-do peers of mine to misconstrue my little analysis and pass it on as a covert attempt to promote a Western agenda. Anyway…

WOMEN! Empires have fought over them, movements were inspired by them, and civilizations were raised by their words and the strength of their arms. Call me bias but yes women matter and their role has not been negligible.

If I recall correctly it was the Prophet Muhammad (pbuh) who once said that if not for Khadija and Imam Ali Islam would never have survived. Women, we would do well to remember are in no way lesser than men - not in their religion, not in their station, and certainly not in their ability to serve. Whether as mothers, daughters, sisters, friends, wives or anything else in between, women are who they are and their worth should not be open to debate or tied to some temporal criteria.

Why argue equality when men and women are so clearly different? And who said that "different" automatically implies that one must be inherently better? What about we stop defining ourselves against others to embrace instead who we are, and what we could be if only we tried?

Is it backward to posit that men and women have different rights and obligations by the very nature of their differences? And if so, how so?

What is the argument behind feminism if not to deny women their gender to better transform them into commodities?

Why can't women be offered the courtesy of their own choices and freedom? Why does society insist on defining women's role in society, when it should call on women to define their own reality? Islam came to liberate women at a time when women were objects to be traded off, disposed of, owned and abused …

Very little has changed over the centuries!! And while different countries and different traditions may have put a different spin on it, while they may have argued religious criteria or the disappear of religions altogether, women have always been left holding the short end of the stick.

Women are more than hyper-active feminists dressed as pink bonbons screaming they can do it like a dude! Women are more than caretakers! Women are more than the definitions the West has given them or what Wahhabist Saudi Arabia has reduced them to … Women were born free! Women were honored by God to rise as mothers and see Heaven laid at their feet.

And if indeed you must label and use adjectives then label those women who sit above the fray and inspire us to be better … define feminism by those standards set by our Ladies for they have earned their place.

As Ayatollah Seyyed Ali Khamenei, Leader of the Islamic Revolution said: "Men and women are no different when it comes to ascendance of spiritual positions, the power of leadership, and the capability to lead humankind."

And: "Making women a commodity and an object of gratification in the Western world is most likely among Zionist plots aiming to destroy the society ...Today, Western thinkers and those who pursue issues such as gender equality regret the corruption which it has brought about."

Why feminism? Why do we need again to define in exclusion when Islam taught us to embrace who we are and live according to the Word set forth?

I will say it again and this time I hope my words will sink somehow: women need not to be defined when God made them free.

Women are just as capable of excellence as men are - only differently. Can we compare Imam Hussain's stand in Karbala to that of Lady Zaynab at Yazid's court? I'm hoping that none will be as foolish as attempt to weigh the two and decide which is worthier of praise.

Both actions were the expression of piety and devotion to God. Both were extraordinary on their own merit, and both had a wisdom we can only ever dream to grasp fully. Both those characters were born from the same light, and both exuded the same love - why see gender when all there was to see was beauty.

Let's not lose ourselves in terminology…

Catherine Shakdam is a political analyst, writer and commentator for the Middle East with a special focus on radical movements. The Director of Programs at the Shafaqna Institute for Middle Eastern Studies, Catherine is also the co-founder of Veritas Consulting..(Via Khamenei.ir)

Printer,Publisher & Owner:Waseem Raja;Editor in Chief:Waseem Raja;Ass.Editor:Mohammad Afzal Bhat;R.N.I No:JKBIL/2015/6342
Published From:Maisuma Bazar,Gaw Kadal Srinagar (J&K);Adms.Office:Natipora Sgr; Printed at:Khidmat Offeset,Abi Guzar The Bund,Srinagar;
Contact:+91-9419001884;Email:editorwilayattimes@gmail.com; Website:www.wilayattimes.com

2nd Year of Publication Srinagar

Weekly

WILAYAT TIMES

مومنان را فطرت افروز است حج
ہجرت آموز وطن سوزست حج
حج مومنوں کی فطرت کو منور یعنی ان کے ایمان میں اضافہ کرنے والا ہے۔
حج گھر بار چھوڑنے کی تعلیم دیتا ہے اور وطن کی محبت دل سے نکال دیتا ہے۔

It teaches separation from one`s home and destroy attachment to one`s native land

Vol:03 | Issue:21 | Pages:08 | 28th August to 3rd September 2017 | Rs.5/-

Start rigorous awareness campaign on Blue Whale suicide game: Edu deptt to school Heads

"Parents should not allow children to play hazardous online games"

Srinagar: The government has issued advisory to all the schools in the state following an alert by Police's intelligence wing (CID) to prevent them from the social media 'Blue Whale' suicide game and has directed the schools heads to start counseling among students.Secretary School Education Farooq Ahmad Shah told KNS that the department has issued an advisory to all the schools heads after the alert by the CID."We have directed all the heads of the schools to counsel students and inform parents not to allow their children to use mobile phones and social media to lay hazardous games," Shah told KNS."We are involving officials, parents and civil society to educate the students about the potential hazards of the 'Blue Whale' attacks," he said.Meanwhile, following the direction, Director School education Kashmir, Dr G N Itoo has issued a notice to all the school heads.A copy of which is lying with KNS reads "... You are requested to kindly issue immediate necessary instructions to the Heads of the Institutions so that rigorous awareness campaign is launched in order to prevent such activities," Itoo wrote to all CEOs of the region.According to media reports, 200 to 250 cases of stimulated suicide have been reported across the world, including three suspected cases in India.ON August 14, IGP CID Abdul Gani Mir had issued an alert to the Education department against possibility of the young teenage students falling in the trap of online provocateurs."The Blue Whale—a suicide game, is getting popular among social media users, especially teenagers through different social media platforms. Blue Whale is a twisted suicide challenge that appears to prod vulnerable teens into killing themselves," Mir said."The horrifying dangerous game has been linked to hundreds of teen deaths across the globe and it has already made inroads into India having a large population of social media users. The game is played via many social media platforms," the IGP said in the alert."It is being said that the game can reach a young teenager on social media sites if they endorse certain hashtags and get involved in some groups. When the player signs up for the game, she or he is assigned an administrator who provides them with a daily task of which they must send photographic proof of completion," the IGP said.The IGP said that since Jammu and Kashmir has a broader social media base comprising majority of teenagers who are more vulnerable and prone to such traps, it is advised that the Department of Education may be asked to impart awareness and knowledge of such fatal social media traps to students.

"The children should be advised not to follow the crowd and not feel pressured into doing anything that makes them feel unsafe. Parents should also be advised to talk to their children, counsel them to prevent any untoward incident," the IGP said.

SHAHEED MOHSIN HOJAJI

The defender of humanity
Martyr Mohsin Hujaji..
You are the one who shines
in the sky brighter than
Sun....
It's you who is ruling the
hearts & Minds of everyone...
Your scared blood gave the
color of pinkness to the
skies..
Your martyrdom made
everyone cry....
The Yazidis mercilessly
martyred you with cruelty and
inhumanity....
But oh the Martyr of Hussain
(a.s) You showed the real
Hussaini character...
Your murderers displayed the
true Yazidi character....
You sowed the seeds of
revolution
Your supreme sacrifice
awakened a whole generation
Your supreme sacrifice for
humanity
Won't b ever forgotten...
Surely You stand against
falsehood
Indisputably you are the
solider of Mahdi (atfs).
Definitely you are the real
disciple of Khamenei.

By:Sharafat Parvaiz
Nowlari Pattan

JK Bank to have institutional business tie-ups in J&K:Chairman

Srinagar:Cementing further its relationship with various organizations and institutions,J&K Bank is in the process of executing business tie-ups through memorandum of understanding (MoU) with most of the government, semi government and other institutions of the state"We are a commercial organisation and a responsible corporate citizen," Bank Chairman and CEO Parvez Ahmed said. "It makes immense sense for us to enhance our reach within the state to extend more convenience and relief to the customers through our tailor-made products and services. It will simultaneously increase profitability and also augment our business base."

In this regard, the bank has embarked on an ambitious journey to transform the personalized relations with its clients into strong institutional and business partnerships. These partnerships shall result in data integration between the organizations, which is the basic enabler for any effective customization of services and products suitable to the clientele, a spokesman for the bank quoted the CEO saying.

"From basic banking products to doorstep financial services and digital banking, all the products shall be tailored specifically according to the needs of our current and prospective customers. In this regard, the first such business tie-up has been done with the police department", he added.

Notably, the signing of MoU with the Police Department yesterday was the first of such engagements in this progressive journey of transforming relationships into long-term business partnerships.

LJP Leader Sanjay Saraf bats for Article 35-A

Srinagar:Welcoming the outreach of Prime Minister Mr. Narendra Modi to the people of Jammu & Kashmir, National spokesperson and National Youth President of Lok Jan Shakti Party Mr.Sanjay Saraf said that it is the positive development, though in continuation to a series of development oriented program of PM since the people of J&K require a healing to their wounds before the new era of peace and tranquility sets in.While addressing the press conference at Srinagar Sanjay Saraf said history reveals that when in 1949, the Indian constituent assembly which was entrusted with the task of framing the constitution and was coming to conclude its task, a large number of Indian states with the exception of State of J&K had been represented in the said constituent Assembly.This shows that from the very beginning the Union Constitution was never intended to be applied to the state of J&K which was presumed to have a separate Constitution for its internal administration.

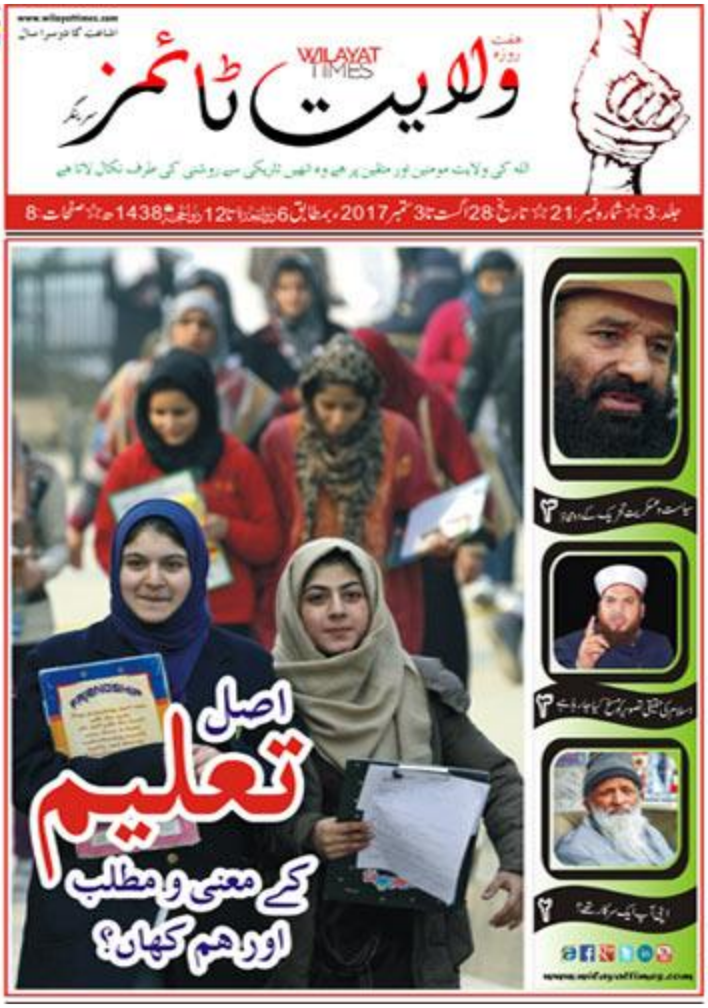
www.wilayattimes.com
اشاعت کا دوسرا سال
ہفت روزہ
WILAYAT TIMES
ولایت ٹائمز
سرینگر
اللہ کی ولایت مومنین پر ہے وہ انہیں تاریکی سے روشنی کی طرف نکال لاتا ہے
جلد:3 ☆ شمارہ نمبر:21 ☆ تاریخ 28 اگست تا 3 ستمبر 2017، بمطابق 6 ذیقعدہ تا 12 ذی الحجہ 1438ھ ☆ صفحات:8
اصل
تعلیم
کے معنی و مطلب
اور ہم کہاں؟
FRIENDSHIP
www.wilayattimes.com